سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی۔9 ایس سی آر

میگھالیہ ریاستی الیکٹرسٹی بورڈ اور دیگران

بنام

تھولسور برباروا اور دیگران

24 نومبر 2006

(ایس بی سنہا اور مارکنڈی کاٹجو، جسٹس صاحبان)

ملازمت کا قانون:

میگھالیہ ریاستی الیکٹرسٹی بورڈ (ملازمت) قواعد وضوابط، 1996:

ضابطہ 37(3)-ترقی-ترقی کے احکامات کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ پچھلے سال جب عرضی درخواست گزار اہل ہوئے تو ڈی پی سی نہیں بلائی گئی تھی، صرف اس وجہ سے کہ ہر سال ڈی پی سی بلانے کا التزام موجود ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ ڈی پی سی کو بلانے کی ضرورت تھی اس حقیقت سے قطع نظر کہ کوئی خالی جگہ پیدا ہوئی یا نہیں۔

جواب دہندگان نے آسام بجلی بورڈ کی خدمت میں شمولیت اختیار کی۔ سال 1975 میں، انہیں اپیلنٹ بورڈ کے ساتھ رکھا گیا۔ اپیل کنندہ نے میگھالیہ ریاستی الیکٹرسٹی بورڈ (ملازمت) قواعد وضوابط، 1996 وضع کیا۔ ضابطہ بندی 37(3)، جیسا کہ وقتاً فوقتاً ترمیم کی جاتی ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ اہل اور اہل ملازمین کی فہرست خالی آسامیوں کی تعداد کے تین گنا کے ساتھ ساتھ موجودہ خالی آسامیوں میں سے ایک اور سال کے 31 دسمبر تک پیدا ہونے والی تخمینہ شدہ آسامیوں کی فہرست تیار کی جائے گی۔ سال 2002 کے ایگزیکٹو انجینئرز کی 10 آسامیوں کو پر کرنے کے لیے، جواب دہندگان سمیت تمام 28 امیدواروں کو اہل اور غور کے لیے اہل پایا گیا۔ بالآخر، محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی کی سفارش کی بنیاد پر، 15.1.2003 پر ترقی کا حکم جاری کیا گیا۔ جواب دہندگان نمبر۔1 سے 3 جو اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر کے عہدوں پر فائز تھے، اور جن کے ناموں کو ترقی کے حکم میں جگہ

نہیں ملی، انہوں نے عرضی درخواست دائر کی۔ عدالت عالیہ کے واحد جج نے عرضی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ترقی کے احکامات صرف اس وجہ سے خراب نہیں ہوئے کہ سال 2000-2001 میں کوئی ڈی پی سی منعقد نہیں ہوئی تھی، کیونکہ خالی آسامیاں صرف سال 2002 میں پیدا ہوئیں۔ تاہم ڈویژن بنچ نے جواب دہندگان کی اپیل کو منظور کر لیا۔ ناراض ہو کر بورڈ نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1۔1۔ جواب دہندگان کی سنیارٹی فہرست، بمقابلہ ان امیدواروں کی جو منتخب کیے گئے ہیں، تنازعہ میں نہیں ہے۔ اس کے مزید برآں یہ متنازعہ نہیں ہے کہ تمام 28 امیدوار، جن کے مقدمات پر ڈی پی سی نے غور کیا تھا، اس لیے اہل تھے۔ انہوں نے 1998 میں ضابطوں میں فراہم کردہ کم از کم اہلیت کے معیار کو حاصل کر لیا تھا۔ واحد جج اس حقیقت کے نتیجے پر پہنچے کہ 2002 میں آسامیاں پیدا ہوئیں۔ اگر 2002 میں آسامیاں پیدا ہوئیں تو ڈی پی سی کو صرف اسی سال دوبارہ منظّم کرنے کی ضرورت تھی۔ صرف اس وجہ سے کہ ہر سال محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی بلانے کا التزام موجود ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ اسے بلانے کی ضرورت تھی اس حقیقت سے قطع نظر کہ کوئی خالی جگہ پیدا ہوئی یا نہیں۔

1۔2۔ یہ ہوسکتا ہے کہ موجودہ ضوابط کے لحاظ سے ایک پینل تشکیل دینے کی ضرورت تھی، لیکن، یہ فوری صورت میں لاگو نہیں ہوگا کیونکہ 2000 میں کوئی خالی جگہ پیدا نہیں ہوئی تھی۔ عدالت عالیہ کا ڈویژن بنچ واحد جج کے فیصلے میں اس نتیجے پر پہنچے بغیر مداخلت نہیں کر سکتا تھا کہ واحد جج کی طرف سے اس سال کے حوالے سے جو حقیقت سامنے آئی ہے جس میں آسامیاں پیدا ہوئیں، وہ غلط تھی۔ متنازعہ فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا، جسے اسی کے مطابق الگ کر دیا جاتا ہے۔ (512-ایچ؛ 513-اے، بی)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5182۔

2005 کے ڈبلیو اے نمبر 6 (ایس ایچ) میں گوہاٹی عدالت عالیہ، شیلانگ بنچ کے مورخہ 19.5.2005 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی کے گوسوامی، راجیو مہتا، بی اگروال اور اے ہنری۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس۔ بی۔ سنہا، جے۔ اجازت دی گئی۔

یہاں جواب دہندگان نے آسام ریاستی الیکٹرسٹی بورڈ (بورڈ) کی خدمات میں شمولیت اختیار کی۔ ان کی خدمات کے شرائط وضوابط بجلی (سپلائی) ایکٹ، 1948 (مختصر طور پر 1948 'ایکٹ') کے تحت بنائے گئے ضوابط کے تحت چلتے تھے جنہیں آسام ریاستی الیکٹرسٹی بورڈ جنرل ضابطہ بندیز، 1960 (مختصر طور پر 1960 'ضابطہ بندیز') اور آسام ریاستی الیکٹرسٹی بورڈ انجینئرنگ سروس ضابطہ بندی، 1973 (مختصر طور پر 1973 'ضابطہ بندیز') کے نام سے جانا جاتا ہے۔ 1960 کے ضابطہ بندی کے ضابطے 4 نے بورڈ کو اس طریقے کو تجویز کرنے کا اختیار دیا جس میں اس کے ملازمین کی خدمات کا ریکارڈ برقرار رکھنا ضروری تھا، جس کے مطابق اے سی آر کی شکل اور متعلقہ رہنما خطوط تجویز کیے گئے تھے۔ بورڈ نے پرانے بورڈ کے موجودہ قواعد وضوابط، احکامات اور طریقہ کار کو اپنایا۔ تاہم، 22.1.1975 پر یا اس کے بارے میں، میگھالیہ کی حکومت نے 1948 کے ایکٹ کے دفعہ 5 کے تحت اسے دیئے گئے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، اپیلینٹ بورڈ تشکیل دیا، جس کے بعد یہاں مدعا علیہان کو آسام ریاستی الیکٹرسٹی بورڈ نے اپیلینٹ کے ساتھ رکھا۔ تاہم، 1973 کے ضوابط میں 1984 میں ترمیم کی گئی، جس کے مطابق جواب دہندگان کو اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ 7.1.1987 اور 14.1.1992 کے درمیان، مدعا علیہ نمبر 1 سے 8 کو اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر (سول) کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ 19.4.1996 پر بورڈ نے جواب دہندہ نمبر 4 سے 6 کو ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے پر ترقی دینے کی سفارش کی۔ اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئرز (سول) کی بین سنیارٹی فہرست 18.6.1997 کو یا اس کے قریب شائع کی گئی تھی۔ اپیلنٹ بورڈ نے 14.8.1997 پر اپنے ضابطے بنائے؛ ضابطہ بندی 37 جس میں ترقی کے لیے اہلیت فراہم کی گئی ہے۔ ضابطہ بندی 37 کا ذیلی ضابطہ بندی (3) درج ذیل ہے:

"(3) ہر سال 31 دسمبر تک پیدا ہونے والی موجودہ اور تخمینہ شدہ خالی آسامیوں کی تعداد کے برابر تمام اہل

اوراہل ملازمین کو ہر سال ستمبر سے دسمبر کی مدت کے دوران تیار کیا جائے گا۔"

مذکورہ ضابطہ بندی میں ترمیم کی گئی تھی، جس کے تحت یہ فراہم کیا گیا تھا کہ سال کے ستمبر سے دسمبر تک کی مدت کے دوران موجودہ اور 31 دسمبر تک پیدا ہونے والی دونوں خالی آسامیوں کے اہل اور اہل ملازمین کی فہرست تیار کی جائے گی جو خالی آسامیوں کی تعداد کے تین گنا اور ایک کے برابر ہوگی۔ مختلف درجات/کیڈروں میں ترقی کے لیے اہلیت کے معیار کے تعین کے لیے حد مورخہ 20 نومبر 1998 کو جاری کردہ میمورنڈم کے ذریعے رواں سال کے یکم اپریل سے پہلے طے کی گئی تھی۔ مزید ترمیم 12 نومبر 1999 کو کی گئی تھی، جس میں ان زمروں کی فراہمی کی گئی تھی جن میں ترقی میرٹ-کم-سینئرٹی رول کی بنیاد پر کی جائے گی، جو کہ درج ذیل شرائط میں ہے:

"1۔ ڈی پی سی ابتدائی طور پر ضابطہ بندی 37(3) میں مذکور فہرست میں شامل ہر امیدوار کے سلسلے میں 5 (پانچ) سالوں کے اے پی اے آر ایس میں حاصل کردہ نمبروں کی اوسط پر پہنچے گا۔

2۔ اس طرح کے اوسط نشان کو پھر قریب ترین اعشاریہ تک گول کیا جائے گا۔

3۔ تاہم، اگر امیدوار ایک ہی گریڈ حاصل کرتے ہیں، تو درجہ بندی سنیارٹی کے مطابق کی جائے گی۔

4۔ ضابطہ بندی 40(2) کی موجودہ شق میں فوری اثر سے ترمیم کی گئی ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے پر 10 آسامیوں کو پر کرنے کے لیے ایک محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی (ڈی پی سی) تشکیل دی گئی تھی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے: 3 ایگزیکٹو انجینئر کی آسامیاں، 2 متوقع آسامیاں، ایگزیکٹو انجینئر کی 3 آسامیوں کو سپرانٹنڈنٹ انجینئر کے عہدے زائد ترقی دی جائے گی، جس کے نتیجے میں مزید 3 آسامیاں ہوں گی۔

مجموعی طور پر 28 اہل امیدوار تھے۔ جیسا کہ ضابطوں کے لحاظ سے خالی آسامیوں کی تعداد سے تین گنا زیادہ یعنی 30 امیدواروں پر غور کیا جانا تھا، ان سب کے معاملات پر ڈی پی سی کے ذریعے غور کیا جاتا تھا۔ جواب دہندہ نمبر

1 سے 8 ان میں سے تھے۔ محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر 15.01.2003 پر ترقی کا حکم جاری کیا گیا۔ جواب دہندہ نمبر 1 سے 3، تاہم، اس سے ناراض اور غیر مطمئن ہو کر، گوہاٹی عدالت عالیہ، شیلانگ بنچ کے سامنے ایک عرضی درخواست دائر کی، جس میں، دیگر باتوں کے ساتھ، درج ذیل استدعا کی گئی تھی:

" قاعدہ جاری میں جواب دہندگان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اعتراض شدہ نیو میگھالیہ ریاستی الیکٹرسٹی بورڈ (ملازمت) ضابطہ بندی، 1996، 7 اکتوبر 1997، 20 نومبر 1998 اور 12 نومبر 1999 (ضمیمہ XII، XIV اور XV) کے آفس میمورنڈم کے تحت کی گئی بعد کی ترامیم، گزٹ اے پی اے آر فارمیٹ (ضمیمہ-XII)، ڈی پی سی کی کارروائی اور سفارشات کا اعتراض شدہ پروموشن آرڈر (ضمیمہ XVII) اور درخواست گزاروں کی 1997 سے اے پی اے آر فارمیٹ پر شروع ہونے والے پچھلے 5 سالوں کی خفیہ رپورٹیں، اگر کوئی ہوں۔ کو الگ نہ کیا جائے اور کالعدم قرار نہ دیا جائے اور درخواست گزاروں کو پرانے اے ایس ای بی (جنرل) ضابطے، 1960 (ضمیمہ-I)، اے ایس ای بی انجینئرنگ سروس ضابطہ بندی، 1973 کے بعد سے Me.S.E.B کے ذریعہ اپنایا اور اس میں ترمیم کی گئی۔ ضمیمہ IV اور V کے ذریعے

عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے 18.3.2005 کے ایک فیصلے اور حکم کے ذریعے مذکورہ عرضی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ بورڈ کی طرف سے جاری کردہ ترقی کے احکامات صرف اس وجہ سے خراب نہیں ہوئے کہ سال 2000-2001 میں کوئی ڈی پی سی منعقد نہیں ہوئی کیونکہ خالی آسامیاں صرف سال 2002 میں پیدا ہوئیں۔ مشاہدہ کیا گیا:

"..... چونکہ درخواست گزاروں کی طرف سے سال 2000-2001 میں پیدا ہونے والی آسامیوں کی تعداد کے حوالے سے کوئی بیان نہیں دیا گیا ہے، اس لیے جواب دہندگان کی یہ دلیل ہے کہ دسمبر 2002 تک ایگزیکٹو انجینئر (سول) کی سات آسامیاں خالی تھیں اور اس کے نتیجے میں ترقی کی وجہ سے تین آسامیاں تھیں اس دلیل کو قبول کرنا ہوگا۔

مزید برآں رائے دی گئی کہ محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی کے سامنے اپنے نام رکھنے کے لیے ترمیم شدہ ضابطوں کے مطابق امیدواروں کا انتخاب 1948 کے ایکٹ کی دفعات کے خلاف نہیں تھا اور اس طرح ڈی پی سی کی تشکیل او

راس کے مطابق کیے گئے انتخاب غیر قانونی نہیں تھے۔اس کے خلاف عدالت کے اندر اپیل کو ترجیح دی گئی۔تاہم ڈویژن بنچ نے 19.5.2005 کے متنازعہ فیصلے کے ذریعے یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ پینل کی عمر ایک سال کے لیے درست رہتی ہے، رائے دی:

"مانا جاتا ہے کہ اس معاملے میں درخواست گزار سال 2000 کے دوران ترقی کے لیے قابل اور اہل تھے اور سنیارٹی فہرست سے پتہ چلتا کہ ان کے نام سیریل نمبر 2، 3، 4، 5، 6، 10، 13 اور 22 پر ظاہر ہوتے ہیں، جبکہ نجی جواب دہندگان کے نام سیریل نمبر 1، 12، 15، 16، 21، 23، 25، 28، 29 اور 30 پر ظاہر ہوتے ہیں، لیکن مدعا بورڈ نے سال 2000 کے دوران ضابطوں کے تحت مطلوبہ پینل تیار نہیں کیا اور اگلے اعلی درجے میں ترقی کے لیے اہل امیدوار کے انتخاب کے لیے کوئی ڈی پی سی تشکیل نہیں کی گئی۔جواب دہندگان بورڈ نے فہرست تیار کرنے اور اسے سال 2001 کے دوران ڈی پی سی کے سامنے رکھنے کی کوئی کوشش نہیں کی اور اس کے نتیجے میں خالی آسامیاں جمع ہوئیں اور ڈی پی سی تشکیل دی گئی اور اسے 13.12.2002 پر رکھا گیا اور ان کی سفارشات پر، نجی جواب دہندگان کو 15.1.2003 کے حکم کے ذریعے ترقی دی گئی، جسے عدالتِ عظمیٰ اور اس عدالت کے فیصلوں اور قانون کے پیش نظر برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

ہمارے غور و فکر کے لیے جو واحد سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا بورڈ سال 2000-2001 کے دوران محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی تشکیل دینے کا پابند تھا کیونکہ جواب دہندہ نمبر 1 سے 8 ترقی کے اہل ہو گئے تھے۔جواب دہندگان کی سنیارٹی فہرست، بمقابلہ ان امیدواروں کی جو منتخب کیے گئے ہیں، تنازعہ میں نہیں ہے۔اس کے مزید برآں یہ بھی متنازعہ نہیں ہے کہ وہ تمام 28 امیدوار، جن کے مقدمات پر ڈی پی سی نے غور کیا تھا، وہاں کے لیے اہل تھے۔انہوں نے 1998 میں ضابطوں میں فراہم کردہ کم از کم اہلیت کے معیار کو حاصل کر لیا تھا۔

ہم اس سے پہلے بھی دیکھ چکے ہیں کہ فاضل سنگھ جج اس حقیقت کے نتیجے پر پہنچے کہ 2002 میں آسامیاں پیدا ہوئیں۔اگر 2002 میں آسامیاں پیدا ہوئیں تو ڈی پی سی کو صرف اسی سال دوبارہ منظّم کرنے کی ضرورت تھی۔صرف اس وجہ سے کہ ہر سال محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی بلانے کا التزام موجود ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ اسے بلانے کی ضرورت تھی اس حقیقت سے قطع نظر کہ کوئی خالی جگہ پیدا ہوئی یا نہیں۔

یہ ہوسکتا ہے کہ موجودہ قواعد وضوابط کے لحاظ سے ایک پینل تشکیل دینے کی ضرورت تھی، لیکن، ہماری رائے میں، یہ فوری صورت میں لاگو نہیں ہوگا کیونکہ 2000 میں کوئی خالی جگہ پیدا نہیں ہوئی تھی۔ ڈویژن بنچ، ہماری رائے میں، اس نتیجے پر پہنچے بغیر کہ خالی آسامیاں پیدا ہونے کے سال کے حوالے سے اس کی طرف سے اخذ کردہ حقیقت کا نتیجہ غلط تھا، فاضل واحد جج کے فیصلے میں مداخلت نہیں کرسکتا تھا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، متنازعہ فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا، جسے اسی کے مطابق منسوخ کر دیا جاتا ہے۔اپیل کی اجازت ہے۔تاہم، چونکہ جواب دہندگان کی نمائندگی ہمارے سامنے نہیں کی جاتی ہے، اس لیے اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

آر پی　　　　　　اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document